بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

وہ گھر آ کر سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور باتھ روم میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر آئی تو رونے کی وجہ سے آنکھیں سوجی ہوئی تھیں اسے اس اجنبی کی باتوں سے حقیقت میں تکلیف ہوئی تھی اسنے کتنی گھٹیا بات کہی تھی وہ اس سے نفرت کرنا چاہتی تھی پر کر نہ سکی کیوں کے اسنے نفرت کرنا سیکھا ہی نہیں تھا لیکن وہ اجنبی اس کے ناپسندیدہ لوگوں کی لسٹ میں سب سے پہلے نمبر پر آ چکا تھا وہ سوچنے میں مگن تھی جب اس کے موبائل پر رنگ ہوئی اس نے گہرا سانس لے کر موبائل دیکھا جہاں فیملی گروپ (جس میں سب کزن ایڈ تھے) کے میسجز تھے جہاں اس کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا وہ انکو آنے کا کہہ کر نیچے آ گئی جہاں سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے" جیا نے اندر آتے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا جہاں وصی، قاسم اور ہانی ڈرائنگ کرنے میں مگن تھے... علی اور شافع ایک دوسرے کے کان میں کھسر پھسر کر رہے تھے... حمنہ اور ہانی فوڈ میگزین دیکھ رہی تھیں.... خایفہ ٹی وی پر چینل سرچ کر رہی تھی اور ولید فلحال نظر نہیں آ رہا تھا۔

"ہائے اللہ ذرا شرم نہیں آتی خبیثوں کو توبہ" خایفہ نے اچانک کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"کیا ہوا کس کو شرم نہیں آتی" علی نے حیرانگی سے خایفہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ان چوروں ڈاکوؤں کو اور کن کو بس لوٹنے میں لگے رہتے ہیں اور پولیس والے نکمے کہیں کے چور بھاگ گیا ہے اور کوئی خبر ہی نہیں" خایفہ نے غصے سے ماجرا بتایا۔

"پیاری آپی کہاں رہ گئی تھیں ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے" ولید جو ہاتھوں میں سنیکس لیئے اندر آیا تھا جیا کو دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"اچھا جی وہ کیوں" جیا نے اس کے ہاتھ سے کُرکُرے کا پیکٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

"آپی آخر شافعے کی سزا سننی ہے ہم سب نے" ولید نے چہک کر کہا تو جیا اووو کہہ کر ہنس دی جبکہ شافعے نے اسے گھورا۔

"میں کوئی سزا وغیرہ نہیں بھگتوں گا... بس گول گپے اور کچھ نہیں ہاں" شافعے نے منہ پھلا کر کہا۔

"ایسے کیسے نہیں بھگتو گے میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں سزا دونگی اب اگر منع کرو گے تو میں اور سزا بڑھا دونگی" اب کی بار جیا نے آرڈر دیتے ہوئے کہا سب کے ساتھ بیٹھ کر اس کا موڈ بحال ہو گیا تھا۔

"یہ ناانصافی ہے آپی میں گول گپے تو کھلا رہا ہوں نا" شافعے نے روہانسا ہو کر کہا تو جیا ہنس دی پھر بولی۔

"اب کیا فائدہ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ہاہاہاہ شرط لگانے سے پہلے سوچنا تھا" جیا نے مزے سے کہا تو وہاں بیٹھے سب لوگوں کا قہقہہ نکل گیا۔

"کیا کہتی ہیں پیاری آپی تھوڑا رحم نہ کیا جائے" علی کو شافعے کی روہانسی شکل دیکھ کر ترس آیا۔

"ہاں کم کر دو اب گول گپے بھی تو کھلا رہا ہے" خایفہ نے بھی علی کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں پر کب تک کھلائے گا گول گپے" چٹوری حمنہ نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا تو شافعے نے اسے بھی گھورا۔

"ہمم چلو کم کر دیتی ہوں سزا... کیا یاد کرے گا" جیا کو بھی شافع کی معصوم روہانسی شکل دیکھ کر ترس آیا لیکن وہ بس نام کا معصوم تھا آج سزا کم کی اور کل کو دوبارہ شرط لگا لے گا-

"پر سزا کیا ہے اسکی" ولید نے اچھنبے سے پوچھا وہ کب سے جاننا چاہ رہا تھا-

"اس کی سزا یہ ہے کہ......یہ آج کے سارے برتن دھوئے گا" جیا کے کہنے کی دیر تھی کے سب ہنس ہنس کہ لوٹ پوٹ ہو گئے کیوں کے شافع ہمیشہ کا سست اور کام چور تھا-

"افففف میں....یعنی کہ حد ہے اتنی سردی میں برتن دھوؤں گا آپ پاگل ہو گئی ہیں کیا کوئی اور سزا دیں" شافع نے چلا کر نفی میں سر ہلا کر کہا-

"اچھا اگر برتن نہیں دھونے تو پھر دوسرا آپشن بھی ہے میرے پاس" جیا نے اسے دیکھ کر مزے سے کہا-

"ہاں کیا ہے دوسرا آپشن" شافع نے بے صبری سے پوچھا تو سب نے جیا کو دیکھا جس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی-

New Era Magazine

"دوسری سزا یہ ہے کہ..... کل سے تم نیل پالش لگا کر باہر جایا کرو گے وہ بھی دو دن تک" جیا نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا تو سب کا چھت پھاڑ قہقہہ ٹی وی لاؤنج میں گونجا اور بیچارہ شافع منہ بنا کر کچن کی جانب بڑھ گیا تو جیا بھی ہنس دی۔

"ابھی سردی کی چھٹیاں ہیں تو ہم کہیں گھومنے نہیں جا سکتے یا پکنک وغیرہ" سب کو چپ ہوتا دیکھ حمنہ نے اپنی بات کہی۔

"ارے ہاں چلتے ہیں مزہ آئے گا جھیل کنارے جائیں گے" علی نے بھی پرجوش لہجے میں ہاں میں ہاں ملائی۔

"تم ہی جانا وہاں اپنی قلفی جمانے ہمیں معاف رکھو" اب کی بار خایفہ نے کہا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گیا۔

"ایسا کرتے ہیں فیصل مسجد چلتے ہیں" ولید نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔

"نماز پڑھنے کے لیئے قریبی مسجد جانے نہیں ہوتا اور فیصل مسجد جائیں گے جناب" جیا نے ولید پر طنز کرتے ہوئے کہا کیوں کے وہ نماز پڑھنے میں ہمیشہ لاپرواہی کرتا تھا-

"کون کہاں جائے گا" اسی وقت صداقت بٹ نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا-

"وہ دادا جی سب پکنک جانے کے بارے میں سوچ رہے تھے بس اسی لیئے" ولید نے فوراً سے پہلے جواب دیا معاً نماز کی وجہ سے اسکی کلاس ہی نہ لگ جائے-

"اچھا تو پھر کسی پارک وغیرہ میں چلتے ہیں اب تم لوگ سوچ لو کون سے پارک میں جانا ہے" صداقت بٹ نے مسئلہ حل کرتے ہوئے کہا تو سب کو پارک کا آئیڈیا اچھا لگا-

"ہاں لیکن ایک ہفتے بعد جائیں گے تب تک ہاشم بھی آجائیں گے" خایفہ نے اپنے شوہر کی آمد کا بتا اور جیا اس کے چہرے پر خوشی کے رنگ دیکھ رہی تھی-

"ہاں ایک ہفتے بعد ہی ٹھیک ہے...تب تک ہم سب پلیننگ کر لیتے ہیں اور پارک وغیرہ کی سلیکشن بھی" جیا نے بھی خایفہ کی تائید کرتے ہوئے کہا تو سب اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اب پارک کے بارے میں ڈیسائیڈ کرنے لگے-

---

شاہ چھینکتا ہوا گھر میں داخل ہوا اور اس لڑکی کو کوس رہا تھا جسکے آئسکریم پھینکنے کی وجہ سے اسے سردی لگ گئی تھی اسے چھینکتا دیکھ کر ایمان جلدی سے اس کے پاس آئی۔

"بھائی کیا ہوا ہے آپکو اور یہ کپڑے کیسے گندے ہوئے" ایمان نے فکر مندی سے شاہ کے اسکائے بلیو تھری پیس پر ٹھنڈے اور گیلے نشان دیکھ کر پوچھا کیوں کی وہ شاہ کی نفاست پسند طبیعت کو جانتی تھی۔

"کچھ... آآآاا چھو وکچھ نہیں میں شاور لے لوں" شاہ نے ایمان کو دیکھ کر چھینکتے ہوئے بات مکمل کی۔

"جی بھائی آپ جائیں میں کافی کے ساتھ ٹیبلٹس لاتی ہوں" ایمان نے اوپر جاتے شاہ سے کہا اور بھاگ کر کچن میں غائب ہو گئی۔

شاہ آدھے گھنٹے بعد شاور لے کر آیا تو اسے سکون ملا لیکن چھینکیں تھیں کہ رک نہیں رہی تھیں اسے اس لڑکی پہ غصہ تھا پر پہلے جتنا نہیں تھا کیونکہ آج وہ اسے لاجواب کر کہ آیا تھا شاہ اس لڑکی کی رنگ بدلتی شکل کو یاد کر کہ تلخی سے مسکرا رہا تھا جب ایمان ناک کر کہ اندر آئی۔

"بھائی یہ کافی اور بسکٹس کھائیں پھر ٹیبلٹ لے کر گرم پانی کی بھاپ لیں جلدی سی آپ ذرا بھی اپنا دھیان نہیں رکھتے" ایمان نے اندر آتے ساتھ ہی شاہ کی کلاس لیتے ہوئے بھاپ آڑاتے پانی کی طرف اشارہ کیا تو شاہ مسکرا دیا۔

"گڑیا میں ٹھیک ہوں بس تھ...اااآچھووو" شاہ کی بات چھینک نے بیچ میں ہی روک دی۔

"ہاں جی مجھے نظر آرہا ہے یہ پکڑیں" ایمان نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کافی اور بسکٹس پکڑائے۔

"امی ٹھیک ہیں نہ اب اور مزنی منزہ کہاں ہیں" شاہ نے کافی کا سپ لیتے ہوئے سب کا پوچھا۔

"امی بلکل ٹھیک ہیں نماز پڑھ رہی ہیں اور مزنی منزہ سو کر نیند پوری کر رہی ہیں جو پیپرز کی وجہ سے ادھوری رہ گئی تھی" ایمان نے ہنس کر تفصیلاً بتایا تو شاہ بھی مسکرا دیا۔

"امی دوائی تو باقاعدہ لے رہی ہیں نہ" شاہ نے دوبارہ زرمین کا پوچھا۔

"جی بھائی لے رہی ہیں اور اگر بھول جائیں تو ابو یاد کروا دیتے ہیں" ایمان نے اپنے دھیان میں بول کر شاہ کو دیکھا جس کے چہرے پر ابوسن کر سختی آ گئی تھی۔

"جاؤ وو ایمان مجھے ریسٹ کرنا ہے" ایمان نے دوبارہ کچھ کہنا چاہا تو شاہ نے پتھریلے لہجے میں ایمان کو کہا تو وہ اداس سی باہر نکل آئی۔

شاہ کو باپ سے نفرت نہ تھی لیکن اپنائیت بھی نہ تھی کیوں کہ انہوں نے کبھی اسے احساس ہی نہیں دلایا تھا ہمیشہ اسے دھتکارا کیوں کہ وہ زرمین کا جو لاڈلہ تھا باقی تینوں کو تو پھر بھی عالم بٹ پیار کرتے لیکن شاہ کو ہمیشہ ڈانٹتے اور غصہ کرتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ زرمین شاہ کو اپنے اور انکے تعلق کے بارے میں بتاتی جس وجہ سے شاہ عالم بٹ سے کھینچا کھینچا رہتا اور عالم بٹ زرمین کے ساتھ ساتھ شاہ سے بھی بے رخی برتنے لگے اور اب اتنے سالوں بعد ان کو زرمین کا خیال رکھتا اور تینوں بہنوں پر پیار جتاتے دیکھ اسے عجیب لگ رہا تھا یہی سب سوچتے وہ کب نیند کی وادیوں میں چلا گیا اسے پتہ ہی نہ چلا۔

وہ بہت خوش تھی کیوں کہ آج جاب کا پہلا دن تھا آج فجر کی نماز کے بعد وہ دوبارہ سوئی ہی نہ تھی کہ کہیں پہلے دن ہی دیر نہ ہو جائے وہ تیار ہو کر نیچے آئی جلدی سے ناشتہ کیا اور علی اسے ساتھ شاہ انڈسٹریز کے باہر اتار کر گڈ لک کہتا چلا گیا۔

وہ اندر آئی تو سب کو سلام کے ساتھ ساتھ گڈ مارننگ وش کرنے لگی جب ریسیپشنسٹ نے اسے متوجہ کیا۔

"ارے تم ابھی تک کیبن میں نہیں گئی ہو سر پہنچنے والے ہی ہونگے اور تمہیں ان سے پہلے وہاں ہونا چاہیئے ورنہ تم تو گئی" ریسیپشنسٹ نے اسے بتایا بلکہ ڈرایا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر بھاگتے ہوئے لفٹ کی جانب بڑھ گئی۔

شاہ نے آفس میں قدم رکھا تو سب ہی کھڑے ہو کر اسے گڈ مارننگ کہنے لگے وہ گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنے مضبوط قدم جماتا پرائیویٹ لفٹ کی جانب بڑھ گیا۔

جیا کب کی فورتھ فلور پر پہنچ کر کیبن ڈھونڈ رہی تھی جب سامنے شیشے سے اس نے کسی کو دیکھا تو وہ ساکت ہو گئی......وہ شخص منہ پر فیس ماسک کیپ پہنے ہوئے تھا جس کے اندر سے اسکی سرخ رنگ آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

"ہائے اللہ چور.... یہ چور ہی ہو گا ابھی کل ہی تو خایفہ بتا رہی تھی اب کیا کروں" جیا نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھبرا کر کہا جو اسی طرف آرہا تھا جیا دیوار کی اوٹ میں ہو کر سوچنے لگی... تبھی اس کی نظر اپنے دائیں سائیڈ پر صفائی کرتی عورت پر پڑی وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی۔

"آنٹی آپ...آپ یہ برش مجھے دے دیں جلدی" جیا نے اس عورت سے کہا تو وہ پریشان ہو کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"ارے وہ وہاں چور ہے اس نے ماسک بھی پہنا ہوا ہے منہ پہ اس لیئے" جیا نے جلدی سے بتایا۔

"ہیں چور.....ہاں میں دیتی ہوں یہ لو" اس عورت نے اسے برش تھمایا اور جیا نے اس کے اڑے رنگ کو دیکھتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور دوبارہ دیوار کی اوٹ میں آکر جھانکا جواب بلکل پاس سے گزرنے والا تھا۔

"چور کے بچے بتاتی ہوں اب تجھے" جیا نے دل میں کہا اور ڈنڈہ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

جیسے ہی وہ شخص دیوار کے پاس سے گزرا جیا نے رکھ کر اسکی کمر پہ ایک ضرب لگائی اگر وہ مضبوط بندہ نہ ہوتا تو ابھی نیچے گر جاتا پر ابھی وہ سنبھلا ہی تھا کے جیا نے اس کی کمر اور ٹانگوں پہ تابڑتوڑ حملے کرنا شروع کر دیے اور عورت افروز کو چور کا بتانے کے لیئے بھاگی۔

"بڑے بے شرم اور شاطر چور ہو کرائے کے کپڑے پہن کر آئے ہو تا کہ شک نہ ہو کسی کو پر میں بہت تیز ہوں.... تمہاری ایسی کی تیسی" جیا ڈنڈوں کی برسات کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی برسات برسا رہی تھی۔

"تمہارا وہ حال بناؤں گی کہ اپنی شکل نہیں پہچان پاؤ گے کمبخت مارے" جیا بڑبڑاتے ہوئے کہ رہی تھی تبھی افروز اس عورت اور دو چوکیداروں کو لایا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" افروز نے حیرانی سے پوچھا۔

"ارے دکھ نہیں رہا اس چور کی دھلائی کر رہی ہوں آپ بھی آئیں بلکہ جوتا اتار لیں" جیا نے افروز کو دعوت دیتے ہوئے ٹانگ پر ایک اور ضرب لگائی تو وہ بندہ نیچے گر گیا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ" وہ شخص غصے سے دھاڑا تو جیا اس کی آواز سن کر رکی۔

"آہاااں اب چور مجھے تمیز سیکھائے گا اور بول تو ایسے رہے ہو جیسے سی ای او ہو کمینے" جیا نے اس کی طرف اشارہ کر کے غصے سے کہا اور دوبارہ اس کو مارنے لگی جب افروز نے اسے پکڑ لیا۔

"اوو ایک منٹ رکیں آپ کیا کر رہی ہیں" افروز نے جیا کو قابو کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسے کیسے رک جاؤں بھاگ جائے گا آپ پولیس بلائیں جلدی کریں نہ" جیا نے افروز سے کہا تب تک وہ شخص بھی سنبھل گیا اور جیا کو خون رنگ آنکھوں سے گھورنے لگا۔

"دیکھیں کمینہ گھور تو ایسے رہا ہے جیسے کھا جائے گا ابھی کے ابھی" جیا نے بھی اسے آنکھیں دکھا کر افروز سے اپنے بازو چھڑوائے اور اسے دوبارہ مارنے لگی پر اب اس شخص نے ڈنڈہ پکڑ لیا۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے تم بدتمیز ہو میں جانتا ہوں پر اس قدر بدتمیز ہو اسکا اندازہ مجھے ابھی ہوا ہے "اس نے ٹوپی اتاری تو جیا حیران ہو کر ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی اور ڈنڈے سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"نیلیا تممم... تم اتنے گر گئے ہو کہ چوریاں شروع کر دیں ہائے تم بگڑے ہوئے ہو یہ میں جانتی تھی پر اس حد تک توبہ توبہ "جیا نے کانوں کو ہاتھ لگا کر اسی کے انداز میں بولا۔

"شٹ اپ "شاہ نے ڈھاڑ کر بولا تو سب کو سانپ سونگ گیا سوائے جیا کے۔

"شرم تو نہیں آئی کالے کرتوت کرتے ہوئے چمڑی تو گوری ہے پر کام توبہ اور انگلش نہ جھاڑو چور بھی اب انگلش بولیں گے کیا زمانہ آگیا ہے "جیا نے ہاتھ نچا کر اس انداز میں کہا کہ افروز کی ہنسی نکل گئی پر شاہ کو دیکھتا سنبھل گیا۔

"یہ بدتمیز لڑکی یہاں اس آفس میں کیسے آئی "شاہ نے افروز کو گھورتے ہوئے چلا کر پوچھا کیونکہ اس بدتمیز سرپھری لڑکی کہ منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔

"پاگل چل کر آئی اور کیسے آئی ہوں اور کیوں تمہارے دادا جان کا آفس ہے کیا چور کہیں کہ ابھی بلواتی ہوں پولیس کو جب جیل میں چکی پیسو گے تو ساری اکڑ نکل جائے گی "افروز کے بتانے سے پہلے جیا نے اسے سنایا اور پھر افروز کو کہا۔

"ایسے کیسے بلالوں پولیس کو یہ تو....."ابھی افروز کے لفظ منہ میں ہی تھے کہ جیا نے اسے ٹوکا۔

"سر آپ اتنا ڈر گئے کہ پولیس نہیں بلا سکتے میں بلاتی ہوں خود فکر نہ کریں اور گواہی بھی دونگی "جیا نے جگرا بڑا کرتے ہوئے افروز سے کہا پر جیا کو کون بتائے کہ افروز اس لیئے ڈر رہا تھا کہ شاہ کے ہاتھ والا ڈنڈا کہیں جیا کا سر ہی نہ پھاڑ دے۔

"منہ بند کرواس بد تمیز کا کیوں آئی ہے یہ میرے آفس میں "شاہ نے غصے سے جیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے افروز سے پوچھا۔

"ہاااا ڈنڈہ لگنے سے بوکھلا گئے ہو کیا چور تم چور ہو ارے ایسے کیسے کسی کی چیز پہ قبضہ جما رہے ہو سر آپکے آفس کو اپنا آفس بول رہا ہے "جیا نے بد وقت شاہ اور افروز کو کہا تو افروز کا دل کیا ڈنڈا اپنے سر میں مار لے یہ لڑکی بس اب نان سٹاپ بولے جا رہی تھی۔

"افروز اس لڑکی کو پاگل خانے سے لے کر آئے ہو کیا" شاہ نے افروز کی جانب مڑ کر اسے گھورتے ہوئے پوچھا اور ڈنڈے کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

"نہیں شاہ یہ نئی لڑکی رکھی ہے کام پہ" افروز نے منمناتے ہوئے کہا اور جیا افروز کے منہ سے شاہ سن کر ساکت ہو گئی اب اسے سمجھ آئی کہ یہ شاہ اس شاہ انڈسٹری کا مالک ہے۔

"واٹ.... یہ بدتمیز، جاہل، پاگل... میں اس لڑکی کو ایک منٹ برداشت نہیں کرونگا نکالو اسے یہاں سے اس نے سب کو اپنی طرح پاگل کر کہ پاگل خانے بھجوا دینا ہے" شاہ نے جیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جیا کی زبان تالو سے چپک گئی۔

"یار کانٹریکٹ ہو گیا ہے اسکا اب کیسے نکالوں" افروز نے بے بسی سے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ چار پیسے دو اور فارغ کرو میں اسے برداشت نہیں کرونگا" شاہ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جیا نے چپ شاہ کا روزہ توڑا۔

"میں بھکاری نہیں جو چار پیسے لے کہ چلی جاؤں آپ کو ہی مبارک ہوں اپنے چار پیسے بلکہ اس سے اپنے دماغ کا علاج کروالیں اور میں کام کرونگی آپ اکیلے باس نہیں افروز سر نے مجھے رکھا ہے" جیا نے دھونس جماتے ہوئے کہا اور شاہ کو اپنے اعلیٰ مشورے سے بھی نوازا۔

"اجیہ آپ چپ کریں اور نیچے جائیں اس دن والے کیبن میں" افروز نے اب کی بار سنجیدگی سے کہا تو اس نے شاہ کو گھور کر دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا اور پھر چلی گئی۔

"ایک نمبر کی آفت ہے یہ بد تمیز لڑکی اسکور کھو گے تو آفس میں کوئی کام نہیں کرے گا" شاہ نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے افروز کو کہا جو اس کے پیچھے ہی دانت نکالتے آرہا تھا۔

"تمہارے دانت کیوں نکل رہے ہیں" شاہ نے افروز کو گھورتے ہوئے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو نے جیسی سیکرٹری کا کہا تھا بلکل یہ ویسی ہے ایکٹو، محنتی اور ایماندار ہے اور اسکا ثبوت تو تو نے بھی دیکھا ہے کہ کتنی پھرتی اور محنت سے تیری دھلائی کر رہی تھی اور ایماندار بھی ہے اس لیئے اپنی پرواہ کیئے بغیر تجھ پر.... اوو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی" افروز جو شرارت سے بول رہا تھا شاہ کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دیکھ کر اسکی حالت کا پوچھ۔نے لگا۔

"اتنے ڈنڈے مارے ہیں اس جاہل نے تو چھڑوا نہیں سکتا تھا" شاہ نے اپنے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے افروز سے کہا۔

"یار میں نے کوشش کی تھی پر اس نے سنا ہی نہیں" افروز نے شرمندگی سے کہا تو شاہ نے غصہ کنٹرول کیا۔

"ٹھیک ہے میں اسے کام پر رکھ لیتا ہوں پر صرف ایک مہینہ اور اسے سمجھا دینا میرے ساتھ زبان درازی کی تو چھوڑونگا نہیں" شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے جیا کو اوکے کیا۔

"ٹھیک ہے میں اسے سمجھا کر بھیجتا ہوں" افروز نے کہا اور باہر نکل گیا... افروز پوچھنا چاہتا تھا کہ جیا اسے نیلیا کیوں کہہ رہی تھی پر اسے یہ وقت مناسب نہ لگا۔

وہ نیچے والے کیبن میں بیٹھے ہنس ہنس کہ پاگل ہو رہی تھی اگر کوئی اور ہوتا تو جیا شرمندہ ہوتی پر اس انگریز کی دھلائی کر کہ اسے مزہ آیا تھا... اسے لگ رہا تھا کہ اس نے شاہ کے کل والے

توہین آمیز لہجے کا بدلہ پورا کیا ہے اور اب جیا یہیں کام کر کہ اسے زچ کرنا چاہتی تھی وہ ہنس رہی تھی جب افروز اندر آیا۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ مس اجیہ "افروز نے اونچی آواز میں پوچھا تو جیا کی ہنسی کو بریک لگا۔

"وہ سر میں ہنس رہی تھی "جیا نے معصومیت سے کہا تو افروز نے اسکا چہرہ دیکھا جو ہنسی ضبط کرنے کہ شکر میں سرخ ہو رہا تھا تو افروز کو بھی ہنسی آئی پر اس نے کنٹرول کر لیا۔

"آپ شاہ کے کیبن میں جائیں اور جا کر سوری کریں اور زبان تو فلحال مت چلا ئیئیں گا آپ "افروز نے جیا سے کہا تو وہ سر ہلا کر باہر جانے لگی لیکن اچانک مڑ کر افروز کو دیکھا تو اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ویسے سر اگر ہنسی آرہی ہو نہ تو ہنس لینا چاہیئے ہنسے پہ ٹیکس نہیں ہے "جیا نے کھلکھلا کر کہا اور جھپاک سے باہر نکل گئی اور پیچھے افروز قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

افروز کے جانے کے بعد شاہ کیبن میں بمشکل چکر لگا رہا تھا نہ تو اس سے ٹھیک سے بیٹھنے ہو رہا تھا اور نہ چلنے لیکن چکر لگائے بغیر وہ غصہ کم نہ کر پا تا تھا۔

اسے سردی جلدی لگ جاتی تھی اور کل اسی بد تمیز لڑکی کے آئسکریم پھینکنے کی وجہ سے اسے زکام لگا تھا اور آج وہ منہ کور کرنے کے لیئے ماسک ٹوپی پہن کر آیا جس نے اس کا کباڑا کروا دیا۔

وہ کل تک یہ سوچ کر خوش تھا کہ اس بد تمیز لڑکی کو اول فول سنا کر ایسا سبق سکھایا ہے کہ آئندہ اسے دیکھ کر راستہ بدل لے گی لیکن آج تو اس نے چور سمجھ کر ایسی دھلائی کی کہ بسسس.....

"بہت شوق ہے نہ اسے ادھر کام کرنے کا تو ٹھیک ہے ایسا کام کرواؤں گا کہ اس وقت کو پچتائے گی کہ شاہ انڈسٹریز میں قدم ہی کیوں رکھا" شاہ تصور میں جیا سے مخاطب ہوا اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیئے ہنس دیا۔

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine